Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ: الفضل لاہور ۔ ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہار شنبہ

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپیہ ۔ ششماہی ۱۳ ۔ سہ ماہی ۷ ۔ ماہوار ۲/۸

جلد ۶/۴۰ ۔ ۱۰ تبوک ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۲۱۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ ستمبر: مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج ۴ بجے شام تک نسبتاً اچھی رہی۔ اس کے بعد ٹمپریچر ۹۹ ہو گیا۔ نیز عام کمزوری کے علاوہ غنودگی اور کھانسی کی تکلیف بھی بڑھ گئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

کراچی ۹ ستمبر: مسٹر چی الانہ نے ہندوستانی اخباروں کی اس خبر کو غلط بتایا ہے۔ کہ حکومت پاکستان روپے کی قیمت کم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ ایسا کرنا ملک کے حق میں کسی طرح بھی اچھا نہیں ہوگا

جنرل نجیب کی حکومت نے زرعی اصلاحات نافذ کرنے کا انقلابی قانون منظور کر لیا

سیاسی پارٹیوں کو بددیانت عناصر سے پاک کرنے کے خاص قوانین کی منظوری بھی دیدی گئی

قاہرہ ۹ ستمبر: جنرل نجیب کی کابینہ نے آج اپنے اجلاس میں دو نہایت اہم فیصلے کئے۔ ایک فیصلے کی رو سے کوئی زمیندار ملک میں دو سو ایکڑ سے زیادہ زمین کا مالک نہیں رہے گا۔ اور دوسرے فیصلے کے مطابق ملک کی سیاسی جماعتوں کے لئے انقلابی نوعیت کے ضابطے مقرر کئے جائیں گے۔ کابینہ کا اجلاس نو گھنٹے تک جاری رہا۔ زرعی قوانین میں تبدیلی کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے کابینہ نے یہ حکم دیا کہ آئندہ پانچ سال کے اندر تمام ایسے لوگوں کی زمین ضبط کر لی جائیگی۔ جو دو سو ایکڑ سے زیادہ زمین کے مالک ہیں۔ مالکوں کو ایسی زمینوں کا معاوضہ تمسکات کی صورت میں دیا جائیگا۔ جو تیس سال میں قابل ادا ہوں گے۔ زمیندار اپنی زمین میں سے ہر بچے کو زیادہ سے زیادہ پچاس ایکڑ زمین منتقل کر سکے گا۔ لیکن مجموعی طور پر کسی کو بھی ۱۰۰ ایکڑ سے زیادہ زمین اپنی اولاد کے نام منتقل کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

مزدوروں کو انجمنیں بنانے کی اجازت دی جائیگی پانچ ایکڑ سے کم زمین رکھنے والے کاشتکاروں کو لازمی طور پر امداد باہمی کی انجمنوں کا رکن بننا ہوگا۔ کابینہ نے جاگیرداروں اور کاشتکاروں کے باہمی تعلقات کے سلسلے میں بھی ضابطے مقرر کئے۔

سیاسی جماعتوں کے متعلق کابینہ نے فیصلہ کیا کہ ہر نئی سیاسی جماعت بنانے کے لئے یہ ضروری ہوگا۔ کہ پہلے وزارت داخلہ کو اطلاع دی جائے۔ کہ اس جماعت کے مقاصد کیا ہیں۔ اس کے بانیوں کے نام کیا ہیں۔ آمد و خرچ کا تمام حساب بھی بتانا ہوگا۔ نیز جماعت کا فنڈ منظور شدہ بنکوں میں جمع کرانا ہوگا

کابینہ نے یہ بھی حکم دیا ہے۔ کہ موجودہ تمام سیاسی پارٹیاں نئے سرے سے اپنی تنظیم کریں۔ کوئی ایسا شخص سیاسی جماعت کا رکن نہ بن سکیگا۔ جو بدعنوانی کے سلسلہ میں سزا کاٹ چکا ہو۔ یا جس کے متعلق اپنے اختیارات کو ناجائز استعمال کرنے یا بیرونی ملک سے تعلقات رکھنے کا جرم ثابت ہو۔ کابینہ نے یہ بھی فیصلہ کیا۔ کہ شاہی خاندان کے کسی ممبر کو ملک چھوڑنے کی اجازت نہ ہوگی۔

جنرل نجیب نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ زرعی قوانین کی اکثر دفعات اس بل کے عین مطابق ہیں۔ جو علی ماہر کی حکومت نے تیار کیا تھا۔ سابق وزیر اعظم علی ماہر نے کہا ہے۔ کہ مصر کو جمہوریہ قرار دینے کا کوئی رجحان موجود نہیں ہے۔ اسکندریہ میں آج وفد پارٹی کے لیڈر مصطفیٰ نحاس کے مکان پر پارٹی کے بعض سرکردہ لوگوں کا اجلاس ہوا۔ جس میں نئی سیاسی صورت حال پر غور کیا گیا۔ قاہرہ اور اسکندریہ میں پولیس نے آج ان سیاسی لیڈروں کو گھروں کی تلاشی لی جنہیں جنرل نجیب کے حکم سے حال ہی میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جن کے گھروں کی تلاشی لی گئی۔ ان میں وفد پارٹی کے سابق سیکرٹری جنرل سراج الدین سابق شاہی کابینہ کے ممبر حافظ عفیفی۔ سابق وزیر اعظم نجیب ہلالی اور سابق وزیر داخلہ مرتضیٰ المراغی شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پولیس نے ان کے گھروں سے بعض اہم کاغذات برآمد کئے ہیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق مصر کی تاریخ میں پہلی بار کل شام کابینہ کا اجلاس نماز مغرب

سندھ میں عام انتخابات کی تیاریاں

کراچی ۹ ستمبر: امید کی جاتی ہے کہ سندھ کی صوبائی مجلس قانون ساز کا انتخاب آئندہ سال کے شروع میں عمل میں لایا جائے گا۔ نیا ایوان موجودہ ایوان سے دگنا ہوگا۔ اس میں ۹۶ نشستیں مسلمانوں کے لئے اور تین عورتوں کے لئے مخصوص ہوں گی۔ رائے دہندگان کی ابتدائی فہرست ۱۵ ستمبر تک شائع ہو جائے گی۔ اعتراضات کا موقعہ دینے کے بعد آخری فہرست دسمبر کے وسط میں شائع ہوگی۔

میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ

"میرا اعتقاد یہ ہے کہ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے۔ اور میں کوئی کتاب بجز قرآن شریف کے نہیں رکھتا۔ اور میرا کوئی پیغمبر بجز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں جو خاتم الانبیاء ہے جس پر خدا نے اپنی بیشمار رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں۔ اور اس کے دشمنوں پر لعنت بھیجی ہے۔ گواہ رہو۔ کہ میرا تمسک قرآن شریف سے ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی جو چشمہ حق و معرفت ہے میں پیروی کرتا ہوں۔" (انجام آتھم صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

جنیوا میں ہندوستانی اور پاکستانی نمائندوں کے درمیان براہ راست گفت و شنید

جنیوا ۹ ستمبر: ایک اطلاع کے مطابق جنیوا میں پاکستانی اور ہندوستانی نمائندوں کے درمیان ایک اور ملاقات ہونے والی ہے۔ طرفین کے نمائندے دوسری بار براہ راست گفت و شنید کریں گے۔ ادھر سلامتی کونسل کے نمائندۂ کشمیر ڈاکٹر گراہم، وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور ہندوستانی نمائندے مسٹر گوپال سوامی آئنگر سے پھر علیحدہ علیحدہ ملاقات کرنے والے ہیں۔

لبنانی کابینہ مستعفی ہو گئی

بیروت ۹ ستمبر: لبنان میں پوری کابینہ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کل وزیر اطلاعات حسین عبد اللہ مستعفی ہو گئے تھے۔ اس کے بعد تمام کابینہ نے ہی استعفیٰ پیش کر دیا۔

ہ کے لئے ملتوی کیا گیا۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ کا جو اجلاس عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اس میں مصر کی حضری نمائندگی علی ماہر کریں گے۔

ایجی ٹیشن کو کچل دیا جائیگا

کیپ ٹاؤن ۹ ستمبر: جنوبی افریقہ کے وزیر عظم نے ایک بیان میں کہا۔ کہ نسلی امتیاز کے سوال پر ایجی ٹیشن کرنے والوں سے گفت و شنید کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس ایجی ٹیشن کو کچل دیا جائے گا۔

اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے قانون پاس کرانے کی کوشش

ڈھاکہ ۹ ستمبر: مجلس دستور ساز کے ایک رکن مسٹر نور احمد نے وزیر صحت سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کی روک تھام کیلئے ایک قانون پاس کرانے کی کوشش کریں کیونکہ قومی صحت کیلئے یہ نہایت ضروری ہے آپ نے اس سلسلہ میں تجویز کیا۔ ایک مرکزی ادارہ بھی قائم ہونا چاہئے جو ملک کی تمام اشیاء کو ایک معیار پر لانے کا کام کرے اور اس کام کی نگرانی

جامعۃ المبشرین ۱۳ ستمبر کو کھلے گا

جامعۃ المبشرین کے اساتذہ و طلبہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جامعہ ۱۳ ستمبر کو صبح ساڑھے چھ بجے گرمیوں کی رخصتوں کے بعد دوبارہ کھل رہا ہے۔ امید ہے۔ جملہ احباب وقت پر جامعہ میں حاضر ہوں گے۔

(پرنسپل جامعۃ المبشرین)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

احمدیت کی سچائی معلوم کرنے کا ایک یقینی طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی آکر اسلام کی اعلیٰ شان دنیا میں قائم کی

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا تحریر فرمودہ ایک مضمون

اصل راہنمائی وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۂ فاتحہ میں ایک جامع دعا سکھائی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر مسلمان اسلام کی ہدایت کے مطابق اهدنا الصراط المستقیم کی دعا کرتا ہے۔ یعنی اے ہمارے رب! ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ صراط الذین انعمت علیهم راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کو جو آپ کے دعوے کے بارہ میں شک کرتے ہیں یہی مشورہ دیا ہے کہ وہ آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ دردِ دل سے دعا کرنیوالے کی راہنمائی فرمائے۔ اس تعلق میں حضرت امام جماعت احمدیہ "احمدیت کا پیغام" میں فرماتے ہیں:-

"آپ[1] نے خدا تعالیٰ کے تعلق پر اس حد تک زور دیا کہ فرمایا میرے دعوے کے ماننے کے لئے خدا تعالیٰ نے بہت سے دلائل دیئے ہیں۔ مگر میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم ان دلائل کو سوچو اور ان پر غور کرو۔ اگر تم ان دلائل پر سوچنے اور غور کرنے کا موقع نہیں پاتے یا اس کی ضرورت نہیں سمجھتے یا یہ خیال کرتے ہو کہ شاید ہماری عقل ان باتوں کے متعلق فیصلہ کرنے میں کوئی غلطی کر جائے۔ تو میں تمہیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ سے میرے متعلق دعا کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے ہدایت چاہو۔ کہ اگر یہ سچا ہے تو ہماری راہنمائی فرما اور اگر یہ جھوٹا ہے تو ہمیں اس سے دور رکھ اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص سچے دل سے اور بغیر تعصب کے کچھ دن اس قسم کی دعا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے لئے ہدایت کا رستہ کھول دیگا۔ اور میری صداقت اس پر روشن کر دے گا۔ سینکڑوں اور ہزاروں آدمی ہیں جنہوں نے اس طرح کوشش کی اور خدا تعالیٰ سے روشنی پائی یہ کتنی بڑی روشن دلیل ہے۔ انسان اپنی عقل میں غلطی کر سکتا ہے۔ لیکن خدا تو اپنی راہنمائی میں غلطی نہیں کر سکتا۔ اور کیسا یقین ہے اپنی سچائی پر اس شخص کو۔ جو اپنی صداقت کے پہچاننے کے لئے اس قسم کا طریق فیصلہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ کیا کوئی جھوٹا یہ کہہ سکتا ہے کہ جاؤ اور خدا سے میرے متعلق پوچھو؟ کیا کوئی جھوٹا شخص یہ خیال کر سکتا ہے کہ اس قسم کا فیصلہ میرے حق میں صادر ہوگا؟ جو شخص خدا کی طرف سے نہیں۔ لیکن اس قسم کے طریق فیصلہ کو تسلیم کرتا ہے وہ تو گویا اپنے خلاف خود ہی ڈگری دے دیتا ہے اور اپنے پاؤں پہ آپ کلہاڑی مارتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ ہی دنیا کے سامنے یہ بات پیش کی کہ میں اپنے ساتھ ہزاروں دلائل رکھتا ہوں لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر تمہاری ان دلائل سے تسلی نہیں ہوتی تو نہ میری سنو اور نہ میرے مخالفوں کی سنو خدا تعالیٰ کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ آیا میں سچا ہوں یا جھوٹا ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ کہدے کہ میں جھوٹا ہوں تو بے شک جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ یہ کہے کہ میں سچا ہوں۔ تو پھر تمہیں میری سچائی کے قبول کرنے سے کیا انکار ہے؟

اے عزیزو! یہ کتنا سیدھا اور راستبازی کا طریقِ فیصلہ تھا! ہزاروں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور تمام وہ لوگ جو اس طریق فیصلہ کو اب بھی قبول کریں۔ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس طریق فیصلہ میں درحقیقت یہی حکمت کارفرما تھی کہ آپ سمجھتے تھے دین دنیا پر مقدم ہے۔ آپ فرماتے تھے خدا تعالیٰ نے مادی چیزوں کو دیکھنے کے لئے آنکھیں دی ہیں۔ مادی چیزوں کو سمجھنے کے لئے عقل بخشی ہے اور مادی اشیاء کو دکھانے کے لئے اس نے اپنا سورج پیدا کیا ہے۔ اور ستارے پیدا کئے ہیں۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ روحانی ہدایتوں کے دکھانے کے لئے اس نے کوئی رستہ تجویز نہ کیا ہو۔ یقیناً جب کبھی بھی کوئی شخص اس سے روحانی چیزوں کے دیکھنے کی خواہش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے رستہ کھول دیتا ہے۔ وہ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ الذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا۔ جو لوگ بھی ہمارے ملنے کی خواہش رکھتے ہوئے جدوجہد سے کام لیتے ہیں۔ ہم ان کو ضرور اپنا رستہ دکھا دیتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا طریق اپنی جماعت کے لئے بھی کھولا اور اپنے منکروں کے سامنے بھی اسی طریق کو پیش کیا۔ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ وہ اب بھی کارخانہ عالم چلا رہا ہے۔ دنیا کا بھی اور دین کا بھی۔ ایک ... کے لئے ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس سے تعلق پیدا کرے اور اس کے قریب ہوتا چلا جائے اور وہ شخص جس پر ہدایت ظاہر نہیں ہوئی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس سے تعلق پیدا کرے اور اس کے قریب ہوتا چلا جائے۔ اور وہ شخص جس پر ہدایت ظاہر نہیں ہوئی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہی روشنی چاہے اور اسی کی مدد سے حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ پس اصل کام اور اصل پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی تھا کہ وہ دنیا کی اصلاح کریں۔ اور بنی نوع انسان کو پھر خدا تعالیٰ کی طرف لے جائیں۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے ملنے سے مایوس ہیں ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی ملاقات کا یقین پیدا کریں اور اس قسم کی زندگی سے لوگوں کو روشناس کریں جو موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اور دوسرے انبیاء کے زمانہ میں لوگوں کو نصیب تھی۔

اے عزیزو! پرانی کتابیں پڑھ کر دیکھو پھر خود اپنے اسلاف کی تاریخ دیکھو۔ کیا ان لوگوں کی زندگیاں مادی تھیں۔ کیا ان کے کام صرف مادی تدابیر سے چلتے تھے؟ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کے لئے رات دن تڑپتے تھے۔ اور ان میں سے کامیاب لوگ خدا تعالیٰ کے معجزات اور نشانات سے حصہ پاتے تھے اور یہی وہ زندگی تھی جو ان کو دوسری قوموں کے لوگوں سے ممتاز کرتی تھی۔ لیکن آج وہ کونسا امتیاز ہے۔ جو مسلمانوں کو ہندوؤں اور عیسائیوں اور دوسری قوموں کے مقابلہ میں حاصل ہے؟ اگر ایسا کوئی امتیاز نہیں تو پھر اسلام کی ضرورت کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا امتیاز ہے لیکن مسلمانوں نے اُسے بھلا دیا اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اسلام میں ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کا کلام جاری ہے۔ اور ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان کے یہی تو معنے ہیں۔ آپ کے فیضان کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ ہم بی۔اے یا ایم۔اے کا امتحان پاس کرلیں۔ کیا ایک عیسائی بی۔اے یا ایم۔اے نہیں ہوتا؟ آپ کے فیضان کے یہ معنے تو نہیں ہیں کہ ہم نے کوئی بڑا کارخانہ چلا لیا ہے۔ کیا عیسائی اور ہندو اور سکھ ایسے کارخانے نہیں چلاتے؟ آپ کے فیضان کے یہ معنے تو نہیں کہ کوئی بڑی تجارتی کوٹھی ہم نے کھول لی اور دور دراز ملکوں میں ہم نے تجارتی کاروبار جاری کر دیا ہے۔ یہ بھی سب ہندو اور عیسائی اور یہودی کر رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے یہی معنے ہیں کہ آپ کے طفیل انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق ہو جائے۔ انسان کا دل خدا تعالیٰ کو دیکھے اس کی روح کا اس سے اتحاد ہو جائے۔ وہ اس کا شیریں کلام سنے اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور آیات اس کے لئے ظاہر ہوں۔ یہ وہ چیز ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے بغیر کسی شخص کو دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع دوسری قوموں سے ممتاز ہیں۔ پس اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو توجہ دلائی اور یہی چیز اپنے نہ ماننے والوں کے سامنے پیش کی کہ خدا تعالیٰ نے یہ کھویا ہوا موتی مجھے دیا ہے اور یہ ضائع شدہ متاع مجھے بخشی ہے اور یہ سب کچھ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کی اتباع سے ملا ہے اور اس مقام پر آپ ہی کے فیضان نے مجھے پہنچایا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے۔ لیکن وہ سب جزوی حیثیت رکھتے ہیں۔ گو بہت اہم اور عظیم الشان ہیں لیکن اصل کام یہی تھا کہ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور مادیت پر روحانیت کو غالب کرنے کی مہم شروع کی۔ اور یقیناً اسلام کو دوسرے ادیان پر غلبہ اسی رستہ سے ہوگا۔ ہم توپوں اور بندوقوں سے اپنے ملکوں کا دفاع بھی کریں گے۔ ہم بعض بعض دشمنوں پر ان ذرائع سے غالب بھی آئیں گے لیکن ساری دنیا پر اسلام کو جو غلبہ حاصل ہوگا وہ اسی روحانی طریقہ سے حاصل ہوگا۔ جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے۔ جب مسلمان مسلمان ہو جائے گا۔ جب وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے لگ جائے گا۔ جب وہ روحانی اشیاء کو مادی اشیاء پر فوقیت دینے لگے گا تو وہ عیاشانہ زندگی جو اس وقت مغربی اقوام کی وجہ سے ہمارے ملک میں رائج ہو رہی ہے۔ آپ ہی آپ مٹ جائے گی۔ اور انسان کسی کے کہنے کی وجہ سے نہیں بلکہ خود اپنے نفس کی خواہش کے ماتحت لغویات کو چھوڑ دیگا۔ اور سنجیدہ زندگی بسر کرنے لگ جائے گا اور اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ اور اس کا ہمسایہ اس کے رنگ کو اختیار کرنے لگے گا۔ اور عیسائی اور ہندو اور دوسرے ادیان کے لوگ بھی اسی طرح جس طرح کہ مکہ کے لوگوں نے کہا تھا یہ کہنا شروع کر دیں گے کہ لوکانوا مسلمین کاش وہ مسلمان ہوتے اور پھر ہوتے ہوتے یہ قول انکا مکہ کے لوگوں کی طرح عمل میں بدل جائے گا اور وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ کیونکہ کوئی شخص زیادہ دیر تک اچھی بات سے دور نہیں رہ سکتا۔ پہلے رغبت پیدا ہوتی ہے۔ پھر لالچ آتی ہے۔ پھر کشش پیدا ہوتی ہے اور آخر انسان کھچا کھچا اس چیز کی طرف آ ہی جاتا ہے۔ یہی اب بھی ہوگا۔ پہلے اسلام مسلمانوں کے دلوں میں داخل ہوگا۔ پھر وہ ان کے عملوں پر جاری ہو جائے گا۔ پھر غیر مسلم لوگ خود بخود مسلمانوں کی نقل کرنے لگ جائیں گے ... اور دنیا مسلمانوں سے بھر جائے گی۔ اور اسلام سے معمور ہو جائے گی۔

(منقول از الفضل ربوہ ۲۳ اپریل ۱۹۵۲ء)

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء

کیا خاتم النبیین کے الفاظ غیر ضروری ہیں

مسٹر کاشف صاحب کے بعد اب مسٹر عبداللہ سلفی ذرا وسعت کے ساتھ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب اور مودودی صاحب کی گفتگو کے متعلق روزنامہ "تسنیم" میں آجکل اپنے خیالات کا اظہار فرما رہے ہیں۔ اس وقت ان کے مقالہ کی دوسری قسط جو "تسنیم" ۹ ستمبر ۱۹۵۲ء (دراصل ۸ ستمبر ۱۹۵۲ء) میں شائع ہوئی ہے ہمارے سامنے ہے۔ اصل مبحث کے متعلق تو مولوی ابوالعطاء صاحب کا ہی حق ہے کہ آپ کے خیالات عالیہ کی جانچ پڑتال فرمائیں۔ ہم یہاں صرف چند ضمنی باتوں کے تعلق جو مسٹر عبداللہ سلفی کے قلم پریشاں رقم سے احمدیت کی مخالفت کے جوش میں سرزد ہو گئی ہیں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں

اوّل۔ قرآن کریم کی آیہ کریمہ ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یہی وہ پاک کلام ہے۔ جس کی بناء پر استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے نبی اور رسول ہیں کہ

لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً

یعنی اللہ تعالےٰ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی یا رسول اب قیامت تک مبعوث نہیں فرمائے گا۔ اللہ تعالےٰ کے اس کلام پاک میں خاتم النبیین کے الفاظ ہیں۔ جن کی بناء پر یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے خاتم النبیین کے الفاظ اسی لئے بیان فرمائے ہیں۔ تاکہ آئندہ ہر قسم کے نبی کی بندش ہو جائے۔ مگر مسٹر عبداللہ صاحب سلفی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کو (نعوذ باللہ) عربی زبان آتی ہی نہیں۔ اور فصاحت و بلاغت کے اصول "ماقل ودل" سے محض ناواقف ہے۔ اسکو چاہیئے تھا۔ کہ "خاتم النبیین" کے الفاظ استعمال نہ کرتا جو محض حشو ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پھر یہ بھی مسلم ہے کہ ایمانیات میں سے سب سے پہلا نمبر کلمہ شہادتین کا ہے۔ یعنی ایمان باللہ واقرار بالرسالت جیسے لا الٰہ الا اللہ کے معنے ہیں کہ سوائے ذات باری تعالےٰ کے کوئی الٰہ نہیں۔ بعینہٖ محمد رسول اللہ کا مفہوم یہ ہے کہ رسول کے بعد کوئی نبی نہیں"۔

(تسنیم ۹ ستمبر ۱۹۵۲ء)

لیجئے کتنی آسان بات تھی۔ مگر نہ تو اللہ تعالےٰ کو جس کا یہ کلام پاک ہے نہ حضرت محمد رسول اللہ کو جس سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے اس کلام پاک کو صحیح سمجھنے والا آج تک نہ پیدا ہوا ہے نہ آئندہ قیامت تک پیدا ہوگا۔ نہ خلفائے راشدین المہدیین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو نہ ائمہ مجتہدین کو اور نہ کسی صدیق شہید یا صالح کو یہ بات سوجھی۔ اور کوئی بھی آج تک اللہ تعالےٰ کی "عربی دانی" کا پردہ چاک نہ کر سکا۔ مگر سوجھی تو کس کو؟

مودودی صاحب کے خودساختہ صالحین میں سے ایک مسٹر عبداللہ صاحب سلفی کو۔

اب بھی اگر کسی کو مودودی صاحب اور امین احسن صاحب اصلاحی کے "طرز فکر" کے اچھوتا ہونے میں کوئی شبہ ہو تو ہمیں بتائیے۔

تمام مسلمان نوٹ کر لیں کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی کسی نبی اللہ کے ساتھ رسول کا لفظ آئے اس کے معنے ہوں گے لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً مثلاً سورۂ صف میں حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہم السلام دونوں فرماتے ہیں انی رسول اللہ اس لئے بقول مسٹر عبداللہ صاحب سلفی ان دونوں کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور یہ فتوےٰ ہے ایک مودودیہ کا یعنی مسٹر عبداللہ صاحب سلفی کا۔ کتنا عالمانہ ہے؟

دوم۔ یہ تو ابتدائے عشق تھی۔ آگے آگے ملاحظہ فرمایئے مسٹر عبداللہ صاحب سلفی فرماتے ہیں۔

جیسے لا الٰہ الا اللہ میں گنجائش نکالنے والا مشرک اور کافر ہے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ یعنی خاتم النبیین میں تشریعی اور غیر تشریعی کی تقسیمیں کرنے والا کافر ہے۔ (منہ)

آنجناب کے فیصلہ کے مطابق تمام وہ علمائے اسلام جنہوں نے تشریعی اور غیر تشریعی کی تقسیمیں کی ہیں۔ مثلاً شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ۔ حضرت امام عبدالوہاب الشعرانیؒ وغیرہم نعوذ باللہ سب کے سب کافر ٹھہرے کسی نے خوب کہا ہے ؂

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

جناب مسٹر عبداللہ صاحب سلفی مودودیہ نے اپنے اس مقالہ میں اور بھی کئی نئے نئے گل کھلائے ہیں۔ جن پر کبھی کبھی ہم روشنی ڈالیں گے اللہ اللہ!! ان لوگوں کے لئے احمدیت کتنا بھاری پتھر ہو گیا ہے کہ اس کی مخالفت کے جوش میں قرآن پاک تو کیا (نعوذ باللہ) خود اللہ تعالےٰ بھی ان کی تنقید کی زد سے نہیں بچ سکا۔ بیچارے علمائے حق کی تو بساط ہی کیا ہے؟

جنرل نجیب

مصر میں اس وقت جو حالات رونما ہو رہے ہیں وہ تمام عالم اسلام کے لئے خطرہ کی گھنٹی سمجھنا چاہیئے۔ شاہ فاروق کے جانے کے بعد تمام سیاسی پارٹیوں میں بھی تزلزل آ گیا ہے۔ یہ تزلزل کوئی محدود الاثر چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مصر کے تمام طبقات کی بنیادیں ہل گئی ہیں۔ اور بڑے سے بڑے قومی لیڈروں سے لے کر ادنےٰ سے ادنےٰ مصری تک اس کا اثر پہنچ جانا لازمی ہے۔

کسی ملک میں فوجی طاقت کے ذریعہ انقلاب لانا کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس کو معمولی وزارت بدلنے سے کچھ بھی نسبت دی جا سکے۔ پر امن سے پر امن فوجی قبضہ پارٹی حکومت کی زیادہ سے زیادہ پر شور و غوغا تبدیلی سے شہریوں کے لئے بنیادی طور پر زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ تمام ملک صرف ایک قومی انسان کے چنگل میں آ جاتا ہے۔ جو پیر تسمہ پا کی طرح سوار ہو جاتا ہے۔ ایک قومی انسان سمجھدار بھی ہو سکتا ہے اور بے وقوف بھی۔ لیکن نئی زمانہ جمہوریتی تجربہ سے یہی ثابت ہوا ہے کہ گو ایک قومی انسان بعض حالات میں ملک کے لئے رحمت ثابت ہو سکتا ہے۔ جس طرح پھوڑے کو چیرہ دینے سے گندہ مواد بہ جاتا ہے۔ مگر ہر قومی انسان ایسا نہیں ہوتا۔

پھر قوموں کی تاریخ بھی بتاتی ہے کہ ایک قومی انسان آخر میں اکثر ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ قدیم تاریخ میں اس کی مثال قیصر کی ملتی ہے۔ بے شک اس میں بڑی خوبیاں تھیں عقل اور شجاعت میں اس کا کوئی ہمعصر اس کا پاسنگ بھی نہیں تھا۔ مگر

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی

اصل بات یہ ہے کہ انسانی فطرت بہترین انسان کی بھی آہنی ملفوفی زنجیر دل سے اپنے آپ کو جکڑنا کسی طرح برداشت نہیں کر سکتی۔ ہر انسان ہر قسم کی آزادی کو پسند کرتا ہے۔ اور اپنا پیدائشی حق سمجھتا ہے۔

یہ تو خیر اصولی باتیں ہیں دیکھنا یہ ہے۔ کہ جنرل نجیب نے مصر میں جو انقلاب برپا کیا ہے وہ مصریوں کے لئے کہاں تک مفید ثابت ہوگا اس وقت تک جو کچھ ہوا ہے۔ اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ جنرل نجیب قریباً قریباً ڈکٹیٹر کی حیثیت اختیار کر رہے ہیں مصطفےٰ کمال پاشا نے بے شک ٹرکی کو مٹتے مٹتے اپنی شخصیت سے از سر نو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا تھا۔ اگرچہ اس نے بھی بہت سی غلطیاں کیں مگر تاہم اسکو اسلامی ممالک میں ایک کامیاب ترین شخصیت نہ ماننا سخت بے انصافی ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ جنرل نجیب بھی مصطفےٰ کمال کی طرح کامیاب ہوگا؟ شام کا تجربہ تو کامیاب ثابت نہیں ہو سکا کیا قومی شخص کے بعد قومی تر آدمیوں کا سلسلہ جاری رہے تو ملک کی سخت بدقسمتی ہے؛

خدا کرے کہ مصر میں یہ تجربہ کامیاب ہو۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ہو گیا تو جو تکالیف ملک کے شہریوں کو برداشت کرنا پڑ رہی ہیں۔ چند دنوں میں فراموش ہو جائیں گی۔ لیکن اگر یہ محض زلزلہ ہی ہے۔ تو محض زلزلہ کے نقصانات معلوم ہیں؛

قائمقام امیر ضلع لائلپور کا تقرر

احباب جماعت ہائے ضلع لائلپور کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ شیخ محمد احمد صاحب امیر ضلع لائلپور ایک ماہ کی رخصت پر لائلپور سے باہر جا رہے ہیں۔ ان کے بعد چوہدری محمد شریف صاحب شیخ صاحب کی واپسی تک بمشورہ شیخ عبدالقادر صاحب و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بطور قائمقام امیر کام کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس انتظام کی منظوری عطا فرما دی ہے۔

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ

شذرات

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے "وزیر خارجہ"

ایک مولانا نے "ختم نبوت" پر مزاحیہ انداز میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارے وزیر خارجہ نے جوناگڑھ کے معاملہ میں وکالت کی کامیاب ہوئے حیدر آباد تو ہمارے لئے ایسا ہے جیسے لاہور سے ماڈل ٹاؤن۔ کشمیر تو ایسا کر دیا کہ علیحدگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" (آزاد ۲۷ اگست ۱۹۵۲ء)

ہمارے مولانا کو "جوش خطابت" کا مظاہرہ کرنے کی بجائے پوری سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے تھا کہ قرآن مجید نے بھی ذیل کے الفاظ میں ہمارے آقا محمد مصطفٰےؐ کی حکومت کی ایک وزارت خارجہ کا فرمایا ہے۔ فرماتا ہے۔

كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف الخ

پھر اس محکمہ کا انچارج علمائے ملت کو مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف الخ

یعنی تم میں سے ایک جماعت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی انجام دہی کے لئے قائم رہنی چاہیئے تا ایشیا افریقہ یورپ۔ امریکہ اور آسٹریلیا اسلامی نظام حکومت کی برکتوں سے متمتع ہوں

رسول اللہؐ کی حکومت کے شعبہ خارجی کا وسیع پروگرام چودہ سو سال سے لکھا ہوا موجود ہے۔ اور اتنے لمبے عرصہ سے "وزارت خارجہ" کے منصب پر فائز ہونے والے "علماء" جس کامیابی سے اسلامی پالیسی کو چلا رہے ہیں وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

- ہمارے "وزراء خارجہ" نے سپین، اٹلی، فلسطین اور الجیریا کو اسلامی نظام کے ماتحت رکھنے میں جو کوششیں کیں وہ بار آور ہوئیں۔
- روس، امریکہ اور برطانیہ ہماری "وزارت خارجہ" کے کارکنوں کی بدولت اسلام قرآن اور رسول اکرمؐ کے غلاموں میں شامل ہو چکے ہیں
- اور ہندوستان چین اور جرمنی کی حکومتیں تو پاکستان سے الگ کسی اور نام سے پکاری ہی نہیں جاتیں:۔
- عیسائیت تو گویا ہمارے وزیروں کے نام سے تلملا رہی ہے۔ اور دیگر مذاہب کے جھنڈے ہمیشہ کے لئے سرنگوں ہو چکے ہیں۔

کیا عیسائی محمد عربیؐ کے باغی نہیں؟

احراری اخبار چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے متعلق لکھتا ہے۔

"یہ محمد عربیؐ اور ملک کا باغی ہے۔ اسے مسلمانوں میں تقریر کرنے اور کفر و ارتداد پھیلانے کی اجازت نہ دی جائے" (آزاد ۲۷ اگست)

دوسری طرف عیسائیوں کے متعلق لکھا ہے:۔

"ان غیر مسلموں کی حیثیت مرزائیوں سے بالکل جداگانہ ہے۔ یہ احتجاج ہم صرف مرزائیوں کے رویہ کے خلاف کر رہے ہیں" (آزاد ۹ نومبر ۱۹۵۰ء)

گویا احراری لوگ عیسائیت کے عظیم ترین فتنہ کو "کفر و ارتداد" کا مرکز ہی نہیں سمجھتے۔ اور نہ عیسائیت کے علمبرداران کے نزدیک محمد مصطفٰےؐ اور ملک کے باغی ہیں اور اگر باغی ہے تو صرف وہ جماعت جو تنہا اس فتنہ عظمٰے کے خلاف سینہ سپر ہے۔

"مرزائیت" کی صریح تبلیغ

ملتان فائرنگ کے تحقیقاتی کمیشن نے کہا ہے

"جلوسوں پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے کے لئے عوام نے ایک شخص کا منہ کالا کر کے اسے گدھے پر سوار کیا اور کئی قسم کی مضحکہ خیز حرکات بھی کیں جن میں پتلون وغیرہ کا جلانا بھی شامل تھا"

"یہ معاملہ ایک ایسے اجتماع کا تھا جو پولیس کے ایک دستے کی خارجی حدود حفاظت میں گھس آیا تھا۔ اور پولیس پر اینٹیں برسانے لگا تھا۔ جس نے (تھانے) کے دو دروازے توڑ ڈالے تھے۔ اور شاید اسے آگ لگانے کی کوشش بھی کی تھی۔ آخر یہ کہ اجتماع ایسا تھا۔ جو فتنہ شر کی صلاحیت سے پر تھا" (زمیندار ۲۷ اگست)

تحفظ "ختم نبوت" کے اسلامی مظاہروں کو "فتنہ شر" سے تعبیر کرنے میں تو مرزائیت کی صریح تبلیغ ہے۔ اور تبلیغ افسروں کو منع ہے۔

ناموس رسالت کے لئے کھالوں کی اپیل

مولانا اختر علی نے عید قربان کی تقریب پر کئی بار یہ اپیل فرمائی

"ناموس رسالت، کے تحفظ کے لئے قربانی کی کھالیں مجلس عمل کے لئے وقف کر دیں" (زمیندار ۲۹ اگست)

آہ! "ناموس رسالت" کا دم بھرنے والوں میں بھی کتنا فرق ہوتا ہے۔ ایک یہ محافظ ہیں کہ گائے بکری یا دنبے کی کھال سے "ناموس رسالت" کا پہرہ دے رہے ہیں۔ اور ایک وہ بھی محافظ تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف اتنا ارشاد سنا تھا۔

اذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدی (مسند احمد جز ۶ ص۳۰)

جب مہدی آئے تو اسے دیکھتے ہی بیعت کے لئے چلے جاؤ خواہ تمہیں برفانی تودوں میں سے گھٹنے کے بل ہو کر جانا پڑے

چنانچہ خدا کے ان بندوں نے جونہی خلیفۃ اللہ المہدی کی آواز سنی اس کے حلقہ ارادت میں شامل ہوگئے۔ اور جب افغانستان حکومت نے ان کی جاگیروں کو ضبط کر کے تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ڈال دیا۔ اور مہدی سے الگ ہونے کا حکم دیا۔ تو انہوں نے سنگسار ہو جانا قبول کر لیا۔ مگر رسول خدا کی ناموس پر داغ لگانا قبول نہ کیا

حضرت سید عبد اللطیف شہیدؓ اور دیگر شہدائے افغانستان آج بھی بتا رہے ہیں۔ کہ **"ناموس رسالت" کا تحفظ گائے بھیڑ کی کھال سے نہیں ہوتا مومن کے خون سے ہوتا ہے۔**

پاکستان میں کرم آباد کی حکومت

ایک خبر مظہر ہے

"کرم آباد سٹیٹ میں مجلس عدل و انصاف کے ماتحت ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت مولانا اختر علی خان نے فرمائی۔ اور اس میں تین مقدمات پیش ہوئے۔ ایک مقدمہ میں سمجھوتہ ہو گیا۔ اور ایک کے گواہ طلب کئے گئے۔ اور تیسرے میں ثالث کا انتخاب عمل میں لایا گیا" (زمیندار ۲۷ اگست)

پاکستان میں پہلے ہی "ربوہ" کی حکومت اور اس کی عدالتوں نے اودھم مچا رکھا تھا۔ اب "کرم آباد" کی نئی حکومت بھی کھڑی ہوگئی ہے۔ جس نے گورنمنٹ کے مقابل الگ عدالتیں قائم کر کے مسلمانوں کے خطرات میں اور اضافہ کر دیا ہے۔

"زمیندار" تو مصلحتاً خاموش ہے۔ دوسرے اخباروں کو بھی کیا مہر سکوت لگ گئی ہے۔ کہ چپ سادھے بیٹھے ہیں اور کوئی آواز بلند نہیں کرتے

امریکہ، برطانیہ اور روس کا نیا سیاسی رقیب

راولپنڈی سے ایک پمفلٹ موسومہ "ممکحۃ امور کے کارنامے" بکثرت شائع کیا جارہا ہے۔ اس پمفلٹ میں بڑے حیرانگیز انکشافات کئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ "ربوہ گورنمنٹ" نے فوج اور ان کے افسران کے دیکھتے دیکھتے گورنمنٹ پاکستان کے ایک کثیر اسلحہ اور ایمونیشن پر چھاپہ مار کر اسے اپنے ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دیا ہے۔

غصب شدہ اسلحہ اور ایمونیشن کی عام فہرست یہ دی گئی ہے۔

تھری ناٹ تھری رائفل	۶ لاکھ
مشین گن	۲۰ ہزار
مارٹر	۶ لاکھ ۲۶ ہزار
راؤنڈ	۲ کروڑ ۱۱ لاکھ ۱۰ ہزار
گرنیڈ	۲۷ ہزار
وائرلیس سیٹ	۱۰۰۰ ہزار
چارجنگ سیٹ	۱۰۰۰ ہزار

امریکہ۔ برطانیہ اور روس کو آگاہ ہونا چاہیئے کہ "ربوہ گورنمنٹ" ان کے لئے سیاسی رقیب بن کر ابھر رہی ہے۔ **اور چند دن تک بس حملہ ہونے کو ہے۔**

"جو گورنمنٹ" اس قدر اسلحہ اور ایمونیشن دوسری حکومت کے اندر رہتے ہوئے اس کی فوج اور افسروں کی موجودگی میں چپکے سے اٹھا کر اپنے دار الخلافہ میں لا سکتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ ممالک ہرگز ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکتے۔ تاہم دیکھتے ہیں کہ مستقبل میں کیا بنتا ہے؟ مگر ایک خوشی کی بات بھی ہے کہ اتنے ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے اگر پاکستانی حکومت اگلے دو سال کا جنگی خرچ بند کر دے۔ تو موجودہ اقتصادی بحران آسانی سے دور ہو سکتا ہے:

ولادت } میرے چچا مکرم ماسٹر عبد العلی صاحب لاہور کو اللہ تعالےٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب نو مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔

محمد لعیب احمد ارشد لائل پور شہر

علامہ اقبال کے متعلق اخبار "آزاد" کی کذب بیانی

آپ ہرگز حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی کے قائل نہ تھے

(از محمد عبدالحق صاحب امرت سری گنج مغل پورہ)

احرار کے کسی جبروتی صاحب نے ایک مضمون اخبار آزاد میں شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "علامہ صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل تھے" آگے لکھتے ہیں:۔

"مرزائیوں نے علامہ اقبال پر بھی یہ تہمت لگا رکھی ہے۔ کہ نعوذ باللہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے قائل تھے۔ اور ان کی آمد ثانی کے منکر"

پھر الفضل یکم اگست سے چند سطریں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:۔

"باوجود اس علم کے علامہ اقبال کا عقیدہ رفع عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی آمد ثانی کے متعلق مسلمانوں کے مسلمہ عقائد کے مطابق ہے۔ جب بھی ضرورت پڑے گی۔ الفضل بڑی بے حیائی کے ساتھ پھر ان کی طرف منسوب کر دے گا۔ کہ وہ وفات عیسیٰؑ کے قائل تھے۔" (آزاد ۲۷ اگست)

معلوم ہوتا ہے جبروتی صاحب تاریخ احرار سے بالکل کورے ہیں۔ اور احراری لٹریچر سے نابلد محض ہیں۔ اگر ان کو تاریخ احرار یا لٹریچر احرار پر تھوڑا بہت عبور ہوتا۔ تو وہ ایسی غلطی نہ کرتے۔ اگر جبروتی صاحب کو علامہ اقبال کا وہ مضمون اخبار آزاد کے صفحات پر نظر نہیں آیا۔ جس میں علامہ اقبال نے وفات مسیحؑ کا ذکر کیا ہے۔ تو انہیں اخبار زمیندار کا "ختم نبوت" نمبر دیکھ لینا چاہیئے تھا۔ جس میں ہمارے دعویٰ کی تائید کی گئی ہے۔ میاں اختر علی لکھتے ہیں کہ:۔

"علامہ سید جمال الدین افغانی علامہ اقبال اور بہت سے دوسرے مفکرین کا مذہب تو یہ ہے۔ کہ اب آسمان سے کوئی مہدی یا مسیح نازل نہیں ہوگا۔" (زمیندار ۲۷ جولائی)

میاں اختر علی کی تائید کے بعد اب مولانا سید حبیب صاحب مرحوم ایڈیٹر اخبار سیاست کو پیش کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"علامہ ممدوح نے اس بیان میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانیہ اور حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کا انکار کیا ہے۔ اور اس کو مجوسیوں اور یہودیوں اور نصرانیوں کا خیال ظاہر کر کے لکھا ہے۔ کہ جاہل ملاؤں نے ان عقائد کو اغیار سے لے کر عام کر دیا۔ جس کی وجہ سے اسلام میں فتنے پیدا ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔"

(اخبار سیاست ۱۴ مئی ۳۵ء)

اب احراری اخبارات خود علامہ اقبال کے مضمون کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ علامہ صاحب لکھتے ہیں۔

"جہاں تک میں اس تحریک کا مفہوم سمجھ سکا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں۔ نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے۔ کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہوگا۔ کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے۔"

(احراری اخبار آزاد ۲۱ اپریل ۵۰ء)

دراصل حیات مسیحؑ کے مسئلہ نے اس مسئلہ کے قائلین کو سخت پریشان کر رکھا ہے۔ اور وہ اس مسئلہ سے اپنی جان چھڑانے کے لئے بڑے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اور عوام اپنے علماء کو مجبور کر رہے ہیں۔ کہ اس مسئلہ کا واحد حل یہ ہے۔ کہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ مسیحؑ کی آمد کا مسئلہ قرآنی مسئلہ نہیں ہے۔ چنانچہ اخبار احسان لکھتا ہے:۔

"جب نزول مسیحؑ قرآن میں نہیں۔ آمد مسیحؑ قرآنی مسئلہ نہیں۔ تو اس پر اصرار کے کیا معنے؟ .... اب ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ عوام کو حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے۔ تاکہ نہ وہ آمد مسیحؑ کے منتظر رہیں۔ نہ مرزائیوں کے جال میں پھنسیں۔ .... قرآن نے الوالکلام نے ثابت کر دیا۔ اب کسی قسم کا مسیح نہ آئیگا۔ اور اس کا انتظار کرنا بھی بے کار ہے۔ تو یہ بات علمائے کرام کھلم کھلا کیوں نہیں کہہ ڈالتے؟ ..... آمد مسیحؑ کا عقیدہ ختم نبوت کے عقیدہ کو کمزور کرتا ہے۔ اور اس سے دو برگزیدہ نبیوں کی شان گھٹتی ہے۔ یوں سمجھ لیجئے۔ کہ اگر مسیحؑ دوبارہ آ کر نبی ہوں گے تو رسول اعظم خاتم النبیین نہیں رہتے۔ اور اگر مسیحؑ امتی بن کر آتے ہیں۔ تو ان کا اپنا مرتبہ گھٹتا ہے۔ گویا آمد مسیحؑ کو ماننا دوسرے الفاظ میں ختم نبوت کا انکار ہے۔ اور دو نبیوں کی توہین ...... اس صورت میں مرزائیت کا واحد اور یقینی علاج ایک ہے۔ اور وہ صرف ایک وہ یہ کہ بیانگ دہل تمام علمائے کرام متفقہ اعلان کر دیں۔ کہ آمد مسیحؑ کا مسئلہ قرآنی مسئلہ نہیں ہے۔"

(اخبار احسان ۲ جولائی ۵۲ء ص ۵ کالم ۱ و ۲)

اس قدر وضاحت کے بعد امید ہے۔ کہ جبروتی صاحب اس موضوع پر کبھی قلم نہیں اٹھائیں گے۔

اسلام اور ایمان کی تعریف

بیان فرمودہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر۔ لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام"۔

فقال رسول اللہ صلعم۔ "الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا۔" قال "صدقت" قال فعجبنا لہ یسألہ ویصدقہ۔ قال فاخبرنی عن الایمان قال۔ "ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ" قال "صدقت"

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جبکہ ہم (ایک دفعہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ ایک آدمی نمودار ہوا۔ اس کے کپڑے سخت سفید تھے۔ اور بال سخت سیاہ۔ (ان امور کی وجہ سے) اس پر سفر کا کوئی نشان دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اور ہم میں سے (بھی) اسے کوئی نہیں جانتا تھا۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ ..... اس نے دریافت کیا۔ کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کے متعلق آگاہ کیجئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اسلام یہ ہے۔ کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ اور تو نماز قائم کرے۔ اور زکوٰۃ دے۔ اور رمضان میں روزے رکھے۔ اور اگر استطاعت ہو۔ تو بیت اللہ کا حج کرے۔" اس نے کہا۔ "آپ نے سچ کہا۔"

(حضرت عمرؓ نے) کہا۔ کہ ہم اس کے سوال اور اس کی تصدیق سے متعجب ہوئے۔

(پھر) اس نے کہا۔ کہ مجھے ایمان کے متعلق آگاہ کیجئے۔ فرمایا "یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتب پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت پر اور خیر اور شر کی قدر پر" اس نے کہا۔ "آپ نے سچ کہا۔"

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان واضح ارشادات کی روشنی میں اسلام کے ان خودساختہ ٹھیکہ داروں سے جو آئے دن اسلام کے نام پر ملک کی پُرامن فضا کو فساد سے ملوث کرتے رہتے ہیں ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اسلام وہ ہے۔ جس کا اظہار تم "آزاد" اور "زمیندار" میں کرتے رہتے ہو۔ یا اسلام اور ایمان وہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمایا ہے؟ تم آئے دن ناموس رسولؐ کی خاطر خون کا آخری قطرہ بہانے کا دعویٰ کرتے ہوئے نظر آتے ہو۔ کیا ناموس رسولؐ اسی بات کا نام ہے۔ کہ خدا کا رسول کچھ کہے۔ اور تم کچھ۔ اگر ناموس رسولؐ کا پاس ہے۔ تو تم بھی رسول کریم (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بیان فرمودہ حدیث کی تصدیق کرو۔ اور آئندہ جماعت احمدیہ کی تکفیر و تکذیب سے پرہیز کرو۔ جو اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرنا سعادت خیال کرتے ہیں۔

زکوٰۃ کیوں دی جائے

اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے اس کی رضاجوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص و بخل کی بیخ کنی ہو۔

زکوٰۃ صرف روحانی بیماریوں ہی کی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف و مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس سے مالوں میں کمی نہیں آتی۔ نہ نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ مال بڑھتا ہے۔ اور اس میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اگر آپ پر زکوٰۃ واجب آتی ہے۔ تو بروقت ادا فرما دیں۔ (ناظر بیت المال)

احمدی مدرسین توجہ فرمائیں

معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاجر مدرسین کو ان کا پراویڈنٹ فنڈ گورنمنٹ واپس دے رہی ہے۔ اس لئے ہر موصی مدرس صاحب اطلاع دیں۔ کہ ان کو کتنی رقم پراویڈنٹ فنڈ کی ملی ہے۔ اور اس پر چندہ وصیت ادا کر دیا گیا ہے۔ یا نہیں؟

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مَیں نے احمدیت کیوں قبول کی؟

(۲)

(از مکرم سید صفدر علی شاہ صاحب)

سب سے پہلے مسئلہ نبوت کو ہی لیجئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۲ پر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکا کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانے میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا ہے۔"

کاش کہ شرک فی النبوت کا ڈھونگ رچانے والے غور سے سن لیں کہ حضور پرنور کی بڑائی اس نعمت کو بکلی ختم کرنے میں ہے یا حضورؐ کو منبع نبوت سمجھنے میں ہے۔ یہ وہ شرف ہے جو کسی نبی کو نہیں ملا اور نہ ملے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبوت آنحضورؐ کے بعد بند ہو چکی ہے۔ لیکن حضورؐ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسلمان اس سب سے پاکیزہ اور ارفع درجہ کا مستحق ہو سکتا ہے۔ انعام سے روگردانی بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ شیطان اپنی تمام ذریات کو ساتھ لئے ہوئے کرۂ ارض پر ناچ رہا ہے۔ لیکن یہ بندگان خدا اس کے تریاق سے مایوس ہو کر علماء کو قائم مقام نبوت سمجھتے ہیں اور اپنی حالتِ زار پر قانع ہیں اگر یہ کام علماء نے ہی کرنا تھا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر صدی پر مجدد دین کیوں مبعوث ہوتے رہے۔ علماء نے جن کو عرفِ عام میں علماء کہا جا رہا ہے کیا تو یہ کیا کہ ان مامورین پر بھی اپنے کفر ساز بم پھینکے ہر مصلح کو کافر ہر صداقت شعار کو ملحد۔ اور چشم بصیرت رکھنے والے کو زندیق کہا۔ کیا کوئی مسلمان اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ ہماری حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ اگر علماء نے ہی یہ کام کرنا ہے تو پھر مسیح ناصریؑ نے آ کر یہاں کیا کرنا ہے۔ افسوس کہ ہمارے بھائی اپنے آقا حضور پرنورؐ سردار انبیاء کے فیوض سے نادانستہ طور پر مایوس ہو چکے ہیں اور حضورؐ کے مشن کی تکمیل کے لئے ایک گذشتہ نبی کے مرہون منت ہیں۔ معلوم نہیں اس سے وہ حضورؐ کی عزت و حرمت میں کیا اضافہ کرتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان چند عقائد کی وجہ سے جو گذشتہ چند ایک صدیوں سے انکے دماغوں میں جم چکے ہیں۔ وہ ہوتوت دوستوں کی طرح عیسائیت کے فروغ میں کس قدر ممد ہیں۔ غور کا مقام ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی افضلیت اور الوہیت کو ثابت کرنے کے لئے یہی چیز پیش کرتے ہیں۔

اس کے برعکس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں ختم ہیں۔ شریعت والا نبی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی آ سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ اس صاف صاف وضاحت کے بعد میں نے دیکھا کہ اس دعویٰ پر قسم قسم کی حاشیہ آرائیاں کی گئی ہیں۔ لوگوں کو اشتعال دلانے کے لئے جھوٹ بولے گئے ہیں۔ میں نے ہر مخالف اور موافق دلیل کو دیکھا اور ان کو اپنے محدود علم سے سمجھنے کی کوشش کی۔ میں نے دیکھا کہ ختم نبوت پر جو دلائل دیئے جاتے ہیں وہ اس حد تک تو بالکل درست ہیں جس حد تک کہ کسی نئے حامل شریعت نبی کے آنے کا تعلق ہے۔ یا کسی ایسے غیر تشریعی نبی کے آنے کا تعلق ہے۔ جو فیوض محمدیہ سے بے نیاز ہو۔ حضرت اقدسؑ کے دعویٰ کو یا تو بالکل سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی یا پھر جان بوجھ کر اغماض کیا جاتا ہے۔ تمام مخالفین اور دلائل صرف اس محور کے گرد گھومتے ہیں۔ میں نے یہ بھی یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ اب ہر قسم کی نبوت بند ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اس پر اجماع امت ہو چکا ہے یہ کہاں تک درست ہے۔ اس ضمن میں جو آیات اور احادیث و روایات احمدی حضرات پیش کرتے ہیں وہ بھی دیکھنے کا موقعہ ملا میں نے پایا کہ کئی ایک قرآنی آیات سے اجرائے نبوت کا ثبوت ملتا ہے اس کے برعکس اگر کھینچ تان کر کوئی منطبق ہو جائے تو صرف ایک آیت پیش کی جاتی ہے وہ آیت ماکان محمد ..... سے شروع ہو کر خاتم النبیین تک ہے یہ بہت لطیف آیت ہے اور تعصب سے پاک ہو کر میں ہر اہلِ نظر کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بنظر تعمق اس پر غور کرے۔ میرے خیال میں احمدی نقطۂ نظر مناسب اور درست ہے۔ پھر یہ جو کہا جاتا ہے کہ ختم نبوت پر اجماع امت ہو چکا ہے۔ یہ بھی کسی حد تک زیادتی ہے درجنوں ایسے گذشتہ علماء، آئمہ اور مجددین کی تحریرات موجود ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ صاحب شریعت نبی ختم ہو چکے ہیں۔ اور اس لحاظ سے آنحضورؐ آخری نبی ہیں۔

اس کے بعد حضرت اقدسؑ کا اہلیت نبوت کا سوال رہ جاتا ہے۔ اس پر بہت ہی زیادہ مخالف اور موافق لٹریچر مل سکتا ہے۔ دراصل ہمارے دوست کسی نقطۂ نظر پر غور و فکر بے لاگ اور بے تعصب ہو کر کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ وہ جلدبازی میں یہ نہیں سوچ سکتے کہ جس قسم کے اعتراضات کئے جاتے ہیں وہ تو سبھی کے سبھی تمام انبیاء پر بھی ہو سکتے ہیں اور مخالفین نے کئے بھی ہیں۔ عیسائی پادریوں اور ہندوؤں نے ایسے اعتراضات سینکڑوں کی تعداد میں حضور پرنور نبی کریمؐ اور قرآن پاک پر کئے ہیں۔

جہاں تک عقلی اور منطقی دلائل کا تعلق ہے اس میں بہت غور و خوض اور تدبر کی ضرورت ہے۔ عقل ایک عطیۂ ایزدی ہے۔ اس کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک فقرہ کہہ کر تمام معاملہ ہی ختم کر دیا ہے۔ معلوم نہیں ہمارے بھائی اللہ تعالیٰ پر بھی اعتبار کریں گے یا نہیں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

میرے دعویٰ کو ماننے کے لئے خدا تعالیٰ نے بہت سے دلائل دیئے ہیں۔ لیکن میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم ان دلائل کو سوچو اور ان پر غور کرو۔ اگر تم ان دلائل پر سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ نہیں پاتے یا اس کی ضرورت نہیں سمجھتے ہو کہ شاید تمہاری عقل ان باتوں کے متعلق فیصلہ کرنے میں کوئی غلطی کر جائے تو تمہیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ سے میرے متعلق دعا کرو۔ اور خدا سے ہدایت چاہو کہ اگر یہ سچا ہے تو ہماری راہنمائی فرما اور اگر یہ جھوٹا ہے (نعوذباللہ) تو ہمیں اس سے دور رکھ۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص سچے دل سے اور بغیر تعصب کے کچھ دن اس قسم کی دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے لئے ہدایت کا رستہ کھول دیگا۔ اور میری صداقت اس پر روشن کر دے گا۔

جہاں تک میری تحقیقات کا تعلق ہے میں نے پایا کہ سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسی سعید روحیں ہیں جنہوں نے تعصب سے کنارہ کش ہو کر اور خالصتاً اللہ سے امداد چاہی اور روشنی پائی۔ انسان اپنی عقل میں غلطی کر سکتا ہے۔ کیا کوئی جھوٹا یہ کہہ سکتا ہے کہ جاؤ اور خدا سے میرے متعلق پوچھو۔ کیا کوئی کاذب یہ خیال بھی کر سکتا ہے کہ یہ فیصلہ میرے حق میں ہی صادر ہوگا۔

لیکن یہ چیز جتنی آسان ہے اسی قدر مشکل ہے پہلے ہم اپنے دلوں کو ٹٹولیں کہ آیا ہمیں اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی ہے۔ یہ عصیان و سرکشی کا طوفان جو ہر طرف محیط ہے کیا یہ ایمان باللہ کا مظاہرہ ہے کاش کہ ہمارے دوست حضرتِ اقدس پر کفر کا فتویٰ لگانے سے پیشتر اپنے قلوب کا جائزہ لیتے اور دیانت داری سے اپنے بارہ میں فیصلہ کرتے وہ اپنے دلوں کو پاک کرتے اور پھر گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اگر ان کا ایمان ہے کہ وہ زندہ خدا اب بھی بندوں کی سنتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ جو شہ رگ سے بھی قریب ہے ہمیں شیطان کے حوالہ کر دے اور غلط راہنمائی فرمائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں صرف علمی تحقیقات کرتا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کرتا تو میں کوئی فیصلہ نہ کر سکتا۔ عقل کو دعا اور انکساری سے الگ کر دینا نام ہی الحاد ہے۔ اور الحاد اور اسلام دو متضاد نظریے ہیں۔ اور پھر میں کوئی عالم بھی نہیں تھا کہ اپنے علم کے بھروسہ پر ہی محض کتب بینی کے شغل میں اپنے عزیز وقت کو ضائع کرتا۔ کتب بینی میں نے چھوڑی نہیں بدستور میں نے مطالعہ جاری رکھا لیکن انحصار دعا پر ہی رکھا اور تائید ایزدی کو سامنے رکھا۔ رفتہ رفتہ کیفیت یہاں تک پہنچی کہ میرا رونگٹا رونگٹا احمدیت سے متفق ہو چکا ہے۔ لیکن میں ان تاثرات کو بیان کرنے پر قادر نہیں ہوں کوئی الفاظ ان کیفیات کی صحیح ترجمانی نہیں کر سکتے۔

آہ ایک تلخ حقیقت کو بھی میں ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میرا سب سے آخری اور خطرناک حجاب خود احمدیت کے علمبرداروں میں سے چند ایک بے عمل دوستوں کا طرز عمل تھا۔ یہ میری غلطی تھی اور کوتاہ بینی کا ثبوت تھا میں سمجھے بیٹھا تھا کہ احمدیت کی چادر اوڑھی اور تمام کمزوریاں غائب ہو گئیں۔ کسی حد تک یہ درست بھی ہے لیکن میں نے دیکھا کہ انبیاء کی قوم ہی ایک ایسی قوم ہے جو گناہوں سے پاک ہے اور نیز ان کی جماعتوں میں بھی کمزور، منافق اور بے عمل لوگ رہے ہیں۔ خود حضور پرنور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بابرکت وقت سے زیادہ کونسا مبارک زمانہ ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا ایسے لوگ وہاں نہیں تھے جن کی وجہ سے اسلام کو نقصان پہنچا۔ حضورؐ کے وصال کے بعد سلسلہ ارتداد کا موجب کون لوگ تھے۔ خلفاء کے قاتل کون لوگ تھے یا بانی فساد کون لوگ تھے؟ کامل انسان قلیل ہی ہوتے ہیں۔ لیکن تاہم یہ بات ناقابل تردید ہے کہ ہر احمدی جو کسی شعبۂ زندگی میں بھی ہے چاہے وہ دوکاندار ہے۔ زمیندار ہے۔ ملازم ہے۔ ڈاکٹر یا وکیل ہے۔ وہ ہر غیر احمدی کی نسبت ایک ممتاز حیثیت ضرور رکھتا ہے۔ وہ قربانی ضبط اور فعالیت کے اعتبار سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے ....

....

ہو سکتا ہے کہ چند کمزور ان میں بھی ہوں۔ لیکن انکے افعال کی ذمہ داری تعلیم اور جماعت پر نہیں پڑ سکتی۔

جیسے کہ پہلے میں عرض کر چکا ہوں کہ میں ایک فعال جماعت کی تلاش میں تھا جو لفاظی سے الگ ہو کر خالص روحانی طرز سے مقام محمود پر پہنچنے کی داعی ہو۔ جو ہر فرد کو عزت کے مقام پر دیکھنے کی طالب ہو۔ جو کہ ذہنی اور قلبی عیاشی سے نجات دلا کر خالص ایمان اور صلاحیت کی حامی ہو

جو اسلام کی حقانیت کو واضح کرنے کے لئے تمام دنیا میں ہلچل مچا رہی ہے۔ وہ جماعت میں نے پائی اور میں اس میں شامل ہو چکا ہوں۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ گو یہ سودا مجھے بہت مہنگا پڑا ہے۔ لیکن تاہم میں اسے ارزاں سمجھتا ہوں خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے مقابلہ میں ہر قیمت کو ارزاں سمجھتا ہوں۔ تاہم میری دعا ہے کہ وہ ذاتِ حق جو رحیم بھی ہے ہماری خطاؤں اور غفلتوں کو معاف کرتے ہوئے ہمیں کسی ایسے امتحان میں نہ ڈالے جس سے ہم لغزش کھا جائیں یا اس کے غضب میں آجائیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ شاہ رگ سے بھی قریب ہے اور ہمارے دلوں کے بھید جانتا ہے۔ پس اس سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضامندی کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے عزیز بھائی جو دور کھڑے ہم کو قہری نظروں سے دیکھ رہے ہیں ہم میں جوق در جوق شامل ہوں تاکہ وہ فریضہ جو ہمارے سپرد ہے ہم پہ آسان ہو اور بنی نوع انسان پر سے گمراہی اور ظلمت کے بادل چھٹ جائیں۔ آمین

درخواستہائے دعاء

— میری ہمشیرہ عزیزہ شمیم اختر ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عموماً اور درویشان قادیان سے خصوصاً دعاء کی درخواست ہے۔

خاکسار سعید احمد فاروقی الفضل لاہور

— بھائی عبد الغنی صاحب کی زوجہ اول بعارضہ سل و دق بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب ان کی شفایابی کیلئے دعا فرمائیں

خاکسار سید حمید الدین احمد از جمشید پور

— خاکسار کی اہلیہ بعارضہ ٹی بی ایک عرصہ سے سخت بیمار ہے (۲) چودھری عبد الغنی صاحب فروٹ کمرشیکر بعض مالی مشکلات میں مبتلا ہیں (۳) خاکسار ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ لہٰذا احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے

مراحستملا جاوید

— والد ماجد دین محمد صاحب $\frac{۱۲۷}{R.D}$ ضلع لائلپور کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ نعمت علی احمدی چک $\frac{۱۲۷}{R.D}$ ضلع لائلپور (۴)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد قریب آگئی

قابل توجہ عہدہ داران و مخلصین جماعت

تحریک جدید کے سال رواں میں دسواں مہینہ جا رہا ہے اور یہ اس سال کے وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت ہے۔ چاہیئے کہ میعاد کا آخری وقت ۳۰ نومبر آنے سے پیشتر تحریک جدید کے تمام احباب کے وعدے سو فیصدی پورے ہو چکے ہوں جیسا کہ گذشتہ سالوں کی خصوصاً پہلے تیرہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

اب تو سلسلہ کیلئے بہت زیادہ قربانی کا وقت آگیا ہے۔ مخلصین کو اللہ تعالےٰ توفیق بخشے گا۔ گذشتہ سال جبکہ نو ماہ سال میں سے گذر چکے تھے اور تحریک جدید کی وصولی بہت کم تھی اور تحریک جدید کی مالی حالت خطرناک صورت اختیار کر رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مخلصین کو پکارا۔ اور وہ لبیک لبیک یا امیر المومنین کہتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے وعدے پورے ہوئے۔

پس وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا چندہ ہے اور وعدہ پورا نہیں ہوا انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں توجہ دلانا مناسب ہے تا وہ جلد سے اپنا عہد پورا کریں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک وعدہ کرنے والے کو اس کے وعدے اور وصولی کی اطلاع کر چکا ہے اور جماعتوں کے عہدہ داران کو بھی بحیثیت جماعت ان کے وعدوں اور وصولی کی اطلاع دے چکا ہے بلکہ عہدہ داران کو اسم وار فہرست بھی بھیج دی گئی ہے۔ تا وہ زیادہ توجہ سے اس ماہ میں اپنے وعدے وصول کر کے پورے کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کیلئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کا چندہ نہ ادا کرنا محض سستی ہے اور کچھ نہیں"۔

"یہ دین کا کام ہے جو سب کاموں پر مقدم ہے۔ اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی"۔

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

قیمت اخبار "الفضل"

خریداران نوٹ فرمالیں

ہندوستان سے روزانہ اخبار کی قیمت

۳۵/-/- روپے سالانہ یکمشت | ۹/-/- روپے سہ ماہی یکمشت
۱۸/-/- روپے ششماہی یکمشت | ۳/-/- روپے ماہوار۔

ہندوستان سے خطبہ نمبر کی قیمت:۔ سالانہ -/۸/۷ روپیہ یکمشت۔ ماہوار ۱۰/

جو رقم شرح مذکورہ کے خلاف آئے گی اس کو دس آنہ ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل)

ضروری اعلان میرا لڑکا خالد احمد سیلون ٹی سٹال ربوہ مورخہ $\frac{۹}{۵۲}$/۶ دس بجے کی گاڑی سے سامان خریدنے لائلپور گیا تھا لیکن ابھی تک واپس نہیں لوٹا۔ بہت فکر ہے۔

اگر خالد احمد اعلان کو خود پڑھے تو اطلاع دے اگر کسی بھی احمدی کو اس کا علم ہو سکے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

الہی جلال الدین سیلون ٹی سٹال ربوہ ضلع جھنگ

(۴) میری اہلیہ مسماۃ زبیدہ بیگم تین چار ماہ سے بہت بیمار ہے۔ ران میں درد ہے اور چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہے۔ احباب درد دل سے اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد یعقوب خزانچی دی آسٹریلیا بنک دی مال لاہور

اس وقت اتحاد سوز تحریکیں چلانا ملک کی ہستی کیلئے سخت خطرناک ہے

مشرقی بنگال کے مشہور اخبار "آزاد" کا اداریہ

مغربی پاکستان میں احرار نے احمدیہ جماعت کے خلاف جو فتنہ اٹھا رکھا ہے۔ اس کے متعلق مشرقی پاکستان کے اخبار جو رائے ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہنا چاہتے۔ کہ ان مضامین کی جزئیات کس حد تک صحیح ہیں۔ یہ معاملہ درحقیقت خواجہ ناظم الدین صاحب اور ان کے اہل وطن کا ہے۔ لیکن ہم اس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ کہ اس فتنہ نے کس طرح سارے ملک میں فساد اور اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ اور کس طرح ہر خیال کے لوگ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض ان میں سے سچے بھی ہوں گے۔ اور بعض مبالغہ کرنے والے بھی ہوں گے۔ مگر بہر حال نتیجہ ظاہر ہے۔ (ادارہ)

روز نامہ آزاد مورخہ ۸ اگست ۵۲ء کے پرچے میں رقمطراز ہے:۔

جمعیت الاحرار اور جماعت احمدیہ کے مناقشات کا ردّ عمل مغربی پاکستان کی سیاسیات میں بھی ظاہر ہوا ہے۔ فسادات بے امنی۔ بدنظمی۔ اشتعال انگیزی اور دیوانگی نے ملک کے امن وامان کے ذمہ دار حاکموں کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔ قومی اتحاد اور نظام ملکی میں اس سے سخت خلل پیدا ہو رہا ہے۔ اور عوام کے خیالات کو اس نے مسموم کر دیا ہے۔

اسی ضمن میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ نے انہی دنوں ایک ملاقات میں کہا ہے۔ کہ حکومت پنجاب صوبے کے کسی حصہ میں بھی امن شکنی کی کوشش کو برداشت نہیں کرے گی۔ صوبہ کے حکام بیدار ہوں۔ اور فسادی عناصر پر کڑی نگرانی رکھیں انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ اس بارے میں جماعت احرار کو نوٹس دے دیا گیا ہے۔ اور انہوں نے قانون کی فرمانبرداری کا وعدہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ فرمان بالکل بجا اور با موقع ہے۔ ہر صوبے میں اس قسم کا اعلان ہونا چاہیئے۔ اور مرکزی حکومت کو غیر مبہم الفاظ میں لوگوں کو آگاہ کر دینا چاہیئے۔ کہ لاقانونی اور قانون شکنی ہرگز برداشت نہیں کی جائیگی۔ اور قوم میں تفرقہ ڈالنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں گی۔

آج ملک کو بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ اور بیشمار خطرات کا سامنا ہے۔ بہت سی مخالف طاقتوں کی معاندانہ نگاہیں پاکستان پر جمی ہوئی ہیں۔ مالی مشکلات عوام الناس کی جان کا خطرہ اور ملک کی ترقی کے لئے بڑی روک بنی ہوئی ہیں۔ صنعت و زراعت کو ترقی دینا اور مختلف قسم کے تعمیری پروگراموں کو بروئے کار لانا اشد ضروری ہے۔ عین اس وقت اتحاد سوز تحریکیں چلانا ملک کی ہستی کے لئے سخت خطرناک ہے۔

آج کل ساری دنیا کچھ ماحول کے دباؤ سے اور کچھ اپنی ضروریات پر غور کر کے سامنے دیکھ کر قدم اٹھاتی ہے۔ اندریں حالات ہم اگر آپس کے جھگڑوں میں الجھ پڑیں۔ تو جگ ہنسائی کے علاوہ ساری دنیا میں ہماری سبکی بھی ہوگی۔ جو لوگ زمانہ کے واضح اشاروں کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ جن کی نگاہیں کنوئیں کے مینڈک کی طرح محدود اور مقید ہوں۔ وہ لوگ کبھی بھی ترقی کی طرف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔ بلکہ ترقی کے راستہ میں یہی لوگ روک بن جاتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمارے ملک میں صحیح الدماغ لوگوں کی کمی نہیں۔ حکومت کے کرتا دھرتا اچھی طرح بیدار ہیں۔ اور قومی اتحاد کے بچاؤ کے لئے جو تدبیر بھی ضروری ہو۔ اسے اختیار کرنے سے قطعاً دریغ نہ کریں گے۔ یہ بھی ہمیں بھروسہ ہے۔ کہ ہمارے عوام الناس بھی اتحاد شکن تحریکوں کو کبھی پنپنے نہ دیں گے۔

یورپ میں سستا فضائی سفر

لنڈن ۹ ستمبر۔ برٹش یورپین ائرویز اور ایر فرانس اکتوبر سے اپنے طیاروں کے کرایوں کو لنڈن اور پیرس کے درمیان ۲۳ فیصد کم کرنے والے ہیں۔ اب واپسی کرایہ ۱۵ پونڈ کی بجائے ۱۱ پونڈ ۱۰ شلنگ رہ جائے گا۔ صبح سے پہلے اور رات کے وقت اس سفر پر ۹ پونڈ ۱۱ شلنگ کرایہ وصول کیا جائیگا۔ یک طرفہ کرایہ بھی ۶ پونڈ ۸ شلنگ کر دیا جائیگا۔ (اسٹار)

سامان خوراک کی نقل و حرکت پر پابندی

کوئٹہ ۹ ستمبر۔ حکومت بلوچستان نے پاکستان کے کسی حصے کو سامانِ خوراک اور گڑ ارسال کرنے پر پابندیاں لگا دی ہیں۔ اس اقدام کا مقصد یہ ہے۔ کہ صوبہ میں غذا کی صورت حال تسلی بخش رہے۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کی حکومتوں نے حال ہی میں گڑ کی برآمد پر سے پابندیاں ہٹا رہی ہیں۔ (اسٹار)

سیاسی لیڈروں کو جنرل نجیب کے خلاف ایک گہری سازش کی بنا پر گرفتار کیا گیا

لنڈن ۹ ستمبر۔ قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنرل نجیب کے مکمل اختیارات سنبھالنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ان کے خلاف سازش کے منصوبے بنائے جا رہے تھے۔ سیاسی مدبرین اور لیڈروں کی گرفتاری کی وجہ بھی یہی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس سازش میں متعدد ریٹائرڈ فوجی افسر اور موجودہ وارنٹ افسر شریک تھے جن میں سے ایک نے راز فاش کر دیا ——— اس سازش کو ۳۰ اگست کے لئے مرتب کیا گیا تھا جبکہ عید کی تعطیلات کے شروع ہونے پر فوجی نگرانی کے نرم پڑ جانے کی توقع تھی۔

مقامی مبصرین اس اندیشے کا اظہار کر رہے ہیں کہ جنرل نجیب کے کھلم کھلا مکمل اختیارات پر قبضہ کر لینے سے ملک میں فوجی آمریت کے قیام کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ (اسٹار)

آل انڈیا مسلم کنونشن

کلکتہ ۹ ستمبر۔ علی گڑھ میں جو کل ہند مسلم کنونشن ہو رہا ہے۔ اس میں مغربی بنگال سے سابق ایم ایل اے سید بدر الدجیٰ اور مولانا خیر الانام ایڈیٹر محمدی اور پیغام شریک ہوں گے۔ کنونشن کا انعقاد اس ماہ کے آخر میں ہوگا۔ اور اس میں ملک کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے مسائل پر غور ہوگا۔ (اسٹار)

طونسی لیڈر کی رہائی

طونس ۸ ستمبر۔ فرانسیسی پولیس نے طونسی ورکرز ٹریڈ یونین کے سیکرٹری جنرل خیاری کو رہا کر دیا ہے۔ انہیں ہفتہ کے روز شمالی طونس میں گرفتار کیا گیا تھا۔

جاپان میں جہاز سازی کا پانچ سالہ منصوبہ

لنڈن ۹ ستمبر۔ بنک آف ٹوکیو کے ہفت روزہ ریویو میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپان کی وزارت ٹرانسپورٹ نے جہاز سازی کا پانچ سالہ منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت ...... ٹن کے جہاز تعمیر کئے جائینگے۔

اس پروگرام کی تکمیل کے بعد جس میں ہر قسم کے تجارتی جہاز شامل ہوں گے۔ جاپانی بحری بیڑے کے ...... ٹن کے جہاز بڑے سمندروں میں جانے کے قابل ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

بھارت کے صدر اور وزیر اعظم اشتراکی اثر کو زائل کرنے کیلئے دورہ کرینگے

کلکتہ ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد اور وزیر اعظم پنڈت نہرو تریپورہ اور منی پور کے دورہ پر جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان علاقوں میں اور بالخصوص تری پورہ میں حالیہ عام انتخابات میں کانگرس کی ناکامی اور اشتراکی اثر و رسوخ کے بڑھنے کے باعث یہ اقدام کیا جا رہا ہے ——— ڈاکٹر پرشاد اور نہرو قبائلیوں کے خصوصی مسائل معلوم کرنے کے لئے آسام کے قبائلی علاقوں کا دورہ بھی کریں گے۔ اور وہاں کے لوگوں کو یقین دلائیں گے کہ مرکزی حکومت کو ان کی بہبودی کا خاص خیال ہے۔ (اسٹار)

مصر کی صورت حال پر برطانیہ میں تشویش

لنڈن ۹ ستمبر۔ مقامی سرکاری حلقوں میں جنرل نجیب کے وزیر اعظم بن جانے کے متعلق غور کیا جا رہا ہے۔ مگر ساتھ ہی بعض اندیشوں کا احساس بھی ہو رہا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کو فوری طور پر یہ تشویش ہے کہ جنرل نجیب کی جن اصلاحات کو یہاں کافی سراہا گیا ہے۔ ان پر فوری عملدرآمد سے کہیں مصر کی اقتصادیات پر بہت زیادہ برا اثر نہ پڑے۔

(اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵